اساس قربانی
ریحانہ اعجاز
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اساسِ قربانی

ریحانہ اعجاز

نوٹ: اساسِ قربانی پاک سوسائٹی کی خصوصی تحریر ہے۔

"پاپا آپ کو پتہ مینا کے پاپا اتنا بڑا بکرا لائے ہیں، اتنا بڑا۔۔" ثمرہ نے اپنے ہاتھوں کو حتی المقدور پھیلاتے ہوئے بکرے کا سائز بتایا تو سرمد کو اپنی نو سالہ بیٹی پر ٹوٹ کر پیار آیا، اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے چٹ پٹ اس کی بلائیں لے ڈالیں۔۔

"پاپا مینا کہتی وہ لوگ عید پر اپنا بکرا کاٹیں گے۔" ثمرہ کا بکرا نامہ ابھی جاری تھا۔ صالحہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے تصحیح کرتے ہوئے کہا،

"ثمرہ بیٹا، بتایا تھا نہ کہ کاٹیں گے نہیں ذبح کریں گے۔"

"جی جی ماما وہی میں بھول گئی تھی۔" ثمرہ نے معصومیت سے کہا تو ماما پاپا دونوں ہنس پڑے۔

"پاپا ہمارا بکرا کب آئے گا۔؟" ثمرہ کی سوئی بکرے سے آگے بڑھ نہیں رہی تھی۔

"لائیں گے بیٹا جی جلد لائیں گے، آپ بھی میرے ساتھ منڈی چلنا، ہم دونوں باپ بیٹی مل کر بکرا لائیں گے۔"

"یا ہو۔۔" ثمرہ خوشی سے اچھلتی ہوئی اپنی دوست مینا کو یہ خبر دینے بھاگ گئی تو صالحہ نے سرمد کو دیکھتے ہوئے کہا،

"آپ اس بار بیل نہیں لائیں گے۔؟"

"نہیں یار ثمرہ کو بکرے کا شوق ہو رہا ہے سو بکرا ہی لے آتے ہیں، کہو تو دو لے آؤں۔؟"

صالحہ نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا "ہاں ٹھیک ہے پھر دو لایئے گا، بکرے میں سے گوشت کم نکلتا ہے، بانٹنا بھی ہوتا ہے اور آئے گئے کی خاطر داری میں پکوان بھی بنانے ہوتے ہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے دو بکرے لے آتے ہیں اس بار، آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" سرمد نے کچھ شوخی سے صالحہ کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو صالحہ جھینپ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صالحہ کا تعلق اچھے پڑھے لکھے کھاتے پیتے گھرانے سے تھا ماں باپ کے گھر بھی بہت آرام دہ زندگی گذاری تھی کہ صرف دو بہنیں تھیں صالحہ اور شائلہ۔۔

دونوں بہنوں کی دو سال کے فرق سے آگے پیچھے شادی ہوئی تھی، ماں باپ نے اچھی تعلیم کے ساتھ تربیت بھی اچھی کی تھی، اللہ نے رشتے بھی اچھی جگہ کروادیئے تو ماں باپ کے دل سکون سے بھر گئے، صالحہ کی شادی کو چھ اور شائلہ کی شادی کو چار سال ہوئے تھے کہ ماں باپ نے دونوں بیٹیوں کے فرض کی ادائیگی کے بعد ضروری جانا کہ اب اللہ کے گھر جانے کا فرض بھی ادا کر لیا جائے تو اچھا ہے، اس وقت صالحہ کی گود میں پانچ سالہ ثمرہ تھی تو شائلہ کی گود میں تین سالہ ارباب تھا، دونوں بہنوں سرمد اور آفتاب کے ہمراہ ماں باپ کو ہنسی خوشی اللہ کے گھر روانہ کیا تھا جب خانہ کعبہ میں کرین کا حادثہ ان کی ساری ہنسی ساری خوشیاں اپنے ساتھ لے گیا، ماں باپ کی میتیں وصول کرتے ہوئے دونوں بہنیں غم سے نڈھال تھیں، وقت ایسا مرہم ہے جو رفتہ رفتہ ہر زخم مندمل کر دیتا ہے۔

رفتہ رفتہ دونوں بہنیں اس اندوہناک المیے کے حصار سے باہر آ ہی گئیں لیکن ماں باپ سے جدائی کی کسک دل میں اکثر قیامت ڈھاتی رہتی،

☆☆☆☆☆☆☆☆

سرمد کے گھر میں ایک چھوٹی بہن اور ماں باپ کے علاوہ ایک دور کی پھپو صفیہ رہتی تھیں جو بیوگی کے بعد مستقل سرمد کے والد کے در پر ہی پڑی تھیں، بہت اچھی ملنسار خاتون تھیں، اکثر صالحہ کا خیال اس کی ساس سے بھی زیادہ رکھتیں، ثمرہ جہاں دادا دادی اور پھپو کی جان تھی تو صفیہ پھپو بھی اسے بے انتہا پیار کرتی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شائلہ کے شوہر آفتاب کے والد کے سو گھر میں اور کوئی نہیں تھا، سو شائلہ بھی بہت اچھی زندگی گذار رہی تھی، ارباب دادا کا لاڈلا تھا تو ماما پپا کی جان تھا، عید کی آمد امد تھی اور شائلہ نے آفتاب سے بکرا لانے کو کہا تھا، جبکہ آفتاب کا خیال تھا کہ ہمیشہ کی طرح حصہ ڈال لیا جائے تاکہ سب جگہ گوشت کی بھرپور تقسیم کی جا سکے، پر شائلہ بضد تھی کہ نہیں بکرا ہی لانا ہے، ابا جی نے جو یہ تکرار سنی تو بہو کی دل آزاری نہ ہو اس لیئے آفتاب کو بکرا لانے کا کہہ دیا، جبکہ آفتاب سخت پریشان تھا کہ جس کمپنی میں آفتاب کام کرتا تھا وہ گذشتہ چند ماہ سے پے در پے نقصانات کی وجہ سے دیوالیہ ہونے کے قریب ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے بہت سے ورکرز کو فارغ کر دیا گیا تھا، جن میں آفتاب بھی شامل تھا، لیکن آفتاب نے ابھی تک اس بات کا ذکر گھر میں نہیں کیا تھا کہ اللہ نے سات سال بعد دوبارہ خوشی کی نوید دی تھی جس کی وجہ سے شائلہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی، سو آفتاب نہیں چاہتا تھا کہ وہ شائلہ کو کسی قسم کا اسٹریس دے، اس نے کافی جگہ اپلائی کر رکھا تھا اور امید تھی جلد ہی کہیں جاب کا انتظام ہو جائے گا تا حال دو ماہ سے جاب لیس تھا روزانہ اپنی آفس ٹائمنگ میں جاب کی تلاش کے لیئے نکلتا اور شام کو تھکا ہارا لوٹ آتا، اچھے وقتوں میں کی گئی بچت کام آ رہی تھی لیکن بکرا لینے کا مطلب تھا پینتیس چالیس ہزار کا خرچہ عید کے دیگر اخراجات کے علاوہ، اور سب سے بڑھ کر عید کے فوراً بعد شائلہ کی ڈیلیوری، وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ

کرے تو کیا کرے۔۔۔؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج صالحہ اور سرمد شمائلہ کے گھر آئے ہوئے تھے، جب سرمد نے ذکر چھیڑا قربانی کے جانور کا۔

"یار ثمرہ کی ضد ہے اس بار بکرا لانا ہے۔" سرمد نے گود میں بیٹھی ثمرہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تو آفتاب نے ہنس کر کہا۔

کیا بات ہے یار، کیا تال میل ہے دونوں خالہ بھانجی میں، ادھر شمائلہ کی بھی یہی ضد ہے۔

"اچھا۔۔۔! تو پھر کب جا رہے آپ بکرا لینے آفتاب بھائی۔؟" صالحہ نے پوچھا تو یکدم آفتاب کا رنگ پھیکا پڑ گیا، صالحہ نے بغور آفتاب کا چہرہ دیکھا اور بولی۔۔۔

"کیا بات ہے آفتاب بھائی۔؟۔۔آپ کچھ پریشان نظر آتے ہیں۔؟"

"ارے نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں صالحہ آپا۔۔" آفتاب ایک دم گھبرا گیا، تو آفتاب کے والد کہنے لگے۔

"ارے بیٹا ہونا کیا ہے، آفتاب ہمیشہ کی طرح حصہ ڈالنا چاہ رہا ہے اور بہو کو اس بار بکرے کی چاہ ہے اور میں بھی بہو کے ساتھ ہوں، بس یہی مسئلہ ہے۔"

سب ہنسنے لگے، بات ہنسی مذاق میں اڑ گئی، لیکن صالحہ نے بھانپ لیا تھا کہ کچھ تو ہے جو آفتاب چھپا رہا ہے، اس نے شمائلہ سے الگ ہو کر پوچھا تو شمائلہ کہنے لگی۔

"آپا پریشان نہ ہوں ایسی کوئی بات نہیں، اگر ہوتی تو کیا مجھے خبر نہ ہوتی۔؟" صالحہ نے سوچا، بات تو صحیح ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج سرمد نے بکرا لینے جانا تھا شام میں تو کہہ گیا تھا ثمرہ کو تیار کر دینا میں اسے ساتھ لے کر جاؤں

گا، دن بھر کام کاج کے دوران صالحہ کا دھیان ایک دو بار آفتاب کی طرف گیا تو اس نے اپنی ساس اور صفیہ پھپو سے سرسری ساذکر کیا تو صفیہ پھپو نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"بٹیا، اگر تمہیں لگتا ہے تو تم آفتاب کو کال کر کے پوچھ لو، ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ہو جو وہ شائلہ کو نہ بتانا چاہتا ہو، خیر سے بچی دوسرے جی سے ہے، بہن ہے تمہاری، تمہارا کام ہے اس کی خبر گیری کرنا۔" ساس نے بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا، بلکل صحیح، بیٹا اب تم ہی اس کا میکہ ہو، ہر دکھ سکھ میں تمہیں اسکا ساتھ دینا ہے تم آفتاب میاں سے پوچھ لو کیا مسلہ ہے، شاید کوئی حل نکل آئے۔

صالحہ کی روح تک سرشار ہو گئی، خوشی کے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیئے بولی۔

"بہت شکریہ آپ دونوں کا، یقین کریں امی جان، آپ سب کی محبت نے مجھے کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ میرے ماں باپ اس دنیا میں نہیں رہے، میں ابھی کال کرتی ہوں آفتاب کو۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب اپنی فائلز تھامے ایک آفس میں انٹرویو دے کر نکلا تھا اور اب اس کا رخ ایک اور ملٹی نیشنل کمپنی کی طرف تھا جہں تین بجے اس کا انٹرویو تھا، وہ گھڑی پر نظر ڈالتا تیز تیز قدموں سے پارکنگ میں موجود بائیک کی طرف جا رہا تھا جب اس کے موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا، صالحہ آپا کا نمبر دیکھتے ہی اس نے کال اوکے کی۔

"السلام علیکم آپا۔"

"وعلیکم السلام، کیسے ہو آفتاب؟"

"ٹھیک ہوں آپا۔"

"آفتاب میں صرف شائلہ کی ہی نہیں تمہاری بھی آپا ہوں، کل میں نے محسوس کیا تم کچھ پریشان تھے، اگر کوئی مسلہ ہے تو بلا جھجک مجھے بتاؤ اس مان کے ساتھ کہ میں تمہاری بڑی بہن ہوں۔" صالحہ کے

پیار بھرے جادو اثر الفاظ نے چند لمحوں کے لیئے آفتاب کو خاموش سا کر دیا۔

"ارے نہیں نہیں آپا ایسی کوئی بات نہیں آپ نے خوامخواہ ٹینشن لے لی ہے، کوئی بھی بات نہیں ۔"

"ٹھیک ہے آفتاب، اس کا مطلب تم مجھے بہن سمجھتے ہی نہیں۔" آپا نے لہجے میں ہلکی سی ناراضگی شامل کرتے ہوئے کہا۔

آفتاب شش و پنج میں پڑ گیا، کرے تو کیا کرے، آخر اس نے سچ بتانے کا فیصلہ کیا اور گویا ہوا۔

"آپا آپ بہت اچھی ہیں، یہ آپ کا اخلاص ہی ہے جس نے محسوس کر لیا کہ میں پریشان ہوں، گو کہ کہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، لیکن فی الحال میرے لیئے واقعی پریشانی کا سبب ہے۔"

صالحہ گھبرا گئی۔۔۔ "تو میرا دل صحیح کہہ رہا تھا، جلدی بتاؤ میں تو پریشان ہو گئی ہوں۔؟" تب آفتاب نے تمام صورتِ حال آپا کے گوش گذار کی تو اسے اپنا آپ ہلکا پھلکا لگا کہ وہ جو اپنی پریشانی کسی سے شئیر نہیں کر پا رہا تھا ایک مخلص ہستی سے شئیر نگ نے جیسے اس کا بوجھ ہلکا کر دیا۔

"ہمم،" صالحہ آپا نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بات ہے تو پریشانی والی آفتاب، لیکن شکر ہے جو میں سمجھی تھی وہ نہیں، میں شائلہ کی صحت کو لے کر پریشان تھی، باقی رہ گئی تمہاری جاب کی بات تو بھیا یہ اتار چڑھاؤ زندگی کا حصہ ہوتے ہیں، ایسے میں تمہیں شائلہ کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیئے تھا"

"آپا۔۔۔" آفتاب بے بسی سے بولا۔

"میں نے بارہا چاہا کہ شائلہ سے یہ سب شئیر کروں لیکن آپ کو پتہ ہے جس کنڈیشن سے وہ گذر رہی ہے جوں جوں وقت گذر رہا ہے اس کی طبیعت میں چڑ چڑا پن بڑھ رہا ہے اور میں اس کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں، آپ کو پتہ ہے نہ کے عید کے فوراً بعد بھی بہت سا پیسہ چاہیئے ہو گا کہ عید

کے بعد پہلے ہفتے میں ہی ڈلیوری متوقع ہے، بس یہی بات میرے لیئے پریشانی کا سبب بن رہی ہے کہ اگر میں بکرا لے آتا ہوں تو اس وقت کا خرچہ بھی منہ کھولے کھڑا ہے، ایسے میں میں کس طرح سمجھاؤں شمائلہ کو، اس نے تو جیسے ضد ہی پکڑ لی ہے، کہ مجھے بکرا چاہیئے، جبکہ پہلے کبھی اس نے اس طرح ضد نہیں کی۔"

"ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو۔" صالحہ آپا نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو، میں پورے دل سے تمہارے لیئے دعا گو ہوں، اللہ جلد ہی تمہاری جاب کا بندوبست کر دے گا۔ باقی میں دیکھتی ہوں کہ شمائلہ کو کیسے سمجھایا جا سکتا ہے، اس مسلے کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔"

"بہت شکریہ آپا۔" آفتاب متشکرانہ لہجے میں بولا۔

"یقین کریں اپنی پریشانی آپ سے شئیر کر کے میرے دل کا بوجھ بھی ہلکا ہو گیا، بس آپ دعا کیجیئے کہ مجھے جلد از جلد جاب مل جائے، ابھی بھی انٹرویو کے لیئے جانا ہے، تین بجے میرا انٹرویو ہے۔۔"

"جاؤ بھیا، اللہ تمہیں کامیاب کرے۔" آپا نے دعائیں دیتے ہوئے فون بند کیا اور گہری سوچ میں مستغرق ہو گئیں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سرمد ابھی ابھی ثمرہ کے ساتھ مویشی منڈی سے لوٹے تھے، گو کہ عید میں پانچ روز باقی تھے لیکن اپنی لاڈلی کی فرمائش پر پانچ دن پہلے ہی سرمد دو عدد صحت مند خوبصورت بکرے لے آئے تھے، صالحہ آپا نے بھی خوشی کا اظہار کیا لیکن وہ ہنوز سوچ میں تھیں۔

ساری رات سوچوں میں کٹی لیکن سرمد اتنا تھکے ہوئے تھے کہ صالحہ نے فی الحال ذکر کرنا مناسب

نہ سمجھا، دوسرے دن سرمد کے افس جانے کے بعد جب سوچ سوچ کر تھک گئیں اور کوئی سرا ہاتھ نہ آیا تو بالآخر اپنی ساس اور پھپھو صفیہ سے ذکر کر ہی ڈالا۔

حسبِ معمول پہلے صفیہ پھپھو ہی گویا ہوئیں۔

"بیٹی یہ تو کافی پریشانی کی بات ہے، آفتاب میاں کو کم سے کم اپنے والد سے ذکر کر دینا چاہیئے تھا تا کہ وہ اپنی بہو کی ہاں میں ہاں نہ ملاتے بلکہ کسی اور طریقے سے اسے سمجھا دیتے کہ قربانی کا مقصد اللہ کی خوشنودی ہے، بکرا ہو یا حصہ، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"جی پھپھو آپ صحیح کہہ رہی ہیں، لیکن بقول آفتاب اس کی ہمت نہیں پڑی کہ باپ یا بیوی کا دل توڑے، اسی لیئے خود پریشانی اٹھا رہا ہے۔"

صالحہ کی ساس نے کہا، "بیٹی تم پریشان نہ ہو، اللہ سب بہتر کرے گا، صالحہ نے کہا، امی جان میں سوچ رہی ہوں فون کر کے شائلہ سے بات کروں۔؟"

"نہ بیٹی، ساس نے فوراً منع کر دیا، جب شوہر اپنا مان رکھنا چاہتا ہے تو ہم تم کون ہوتے ہیں میاں بیوی کے بیچ ایسی بات کرنے والے جس سے رنجشیں پیدا ہوں۔۔"

"میں سمجھی نہیں امی جان۔۔ کیسی رنجشیں۔؟" صالحہ نے حیرانی سے ساس کو دیکھا۔۔تب صفیہ پھپھو مدبرانہ لہجے میں بولیں۔

"بیٹا جب تم شائلہ کو سمجھاؤ گی تو وہ لا محالہ پوچھے گی کہ آپ کو یہ سب کس نے بتایا، تم آفتاب میاں کا نام لو گی تو اس کے دل میں اپنے شوہر کی طرف سے کدورت پیدا ہو جائے گی جس نے بیوی کو بتانے کی بجائے تمہیں بتایا، اس وقت شائلہ کو یہ مصلحت بھی سمجھ نہیں ائے گی کہ اس کی صحت کے پیشِ نظر آفتاب میاں نے اسے نہیں بتایا۔"

"افففففف۔۔۔۔" صالحہ نے سر تھام لیا۔

" تو پھر اس مسئلے کو کیسے حل کیا جائے۔؟" صالحہ نے ساس اور صفیہ پھپو کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا، تو ساس نے پیار سے صالحہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بیٹی اللہ بڑا مسبب الاسباب ہے، رات میں بات کرتے ہیں جب سرمد اور تمہارے ابا میاں بھی آجائیں گے، انشاءاللہ اللہ سب بہتر کرے گا۔" یوں دونوں شفیق خواتین نے کافی ڈھارس بندھائی صالحہ کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رات میں ڈنر سے فراغت پا کر صالحہ کی ساس نے سب کو لاؤنج میں اکٹھا کیا اور صالحہ کا مسئلہ سب کے سامنے رکھا تو سرمد نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور کہا۔

"آپ کیا کہتے ہیں ابو جی، اس مسلے کا کیا حل ہونا چاہیئے۔؟" ابو جی نے ایک نظر سب حاضرین پر ڈالی اور کہا، بلکل وہی حل ہونا چاہیئے کہ جو اگر بہو کے والد زندہ ہوتے اور وہ صالحہ کے لیئے قربانی کا جانور لاتے تو لازم ہے کہ شمائلہ کے لیئے بھی لاتے۔

سرمد نے کسی قدر الجھ کر باپ کو دیکھا۔

"میں سمجھا نہیں ابو جی۔۔۔" تب صالحہ کی ساس نے کہا۔

"میں سمجھاتی ہوں بیٹا، اگر صالحہ کے ماں باپ اس دنیا میں ہوتے اور وہ صالحہ کے لیئے قربانی کا جانور لاتے تو لامحالہ شمائلہ کے لیئے بھی لاتے، لیکن اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کہ وہ اس دنیا میں نہیں ہیں، لیکن ہم تو ہیں نہ اور اب صالحہ کے ساتھ ساتھ شمائلہ کے بھی سب کچھ ہم ہی ہیں، بہنوئی بھی بھائی ہی ہوتے ہیں،

تمہارے ابو جی کا فیصلہ ہے کہ تم جو دو بکرے لائے ہو اس میں سے ایک شمائلہ کو دیا جائے گا، لیکن اس طرح کہ آفتاب کے سوا کسی کو اس بات کا علم نہ ہونے پائے۔۔"

صالحہ ایک دم حق دق رہ گئی، یہ بات تو اس کے گمان میں بھی نہ تھی، ایک پل کو جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں ایا، پھر فوراً سنبھلتے ہوئے بولی:

"امی جان یہ کیسے ہو سکتا ہے، سرمد اتنے شوق سے بکرے لائے ہیں تو۔۔۔" بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی جب سرمد نے کہا:

"کیوں نہیں ہو سکتا صالحہ۔؟ میں بکرے قربانی کی نیت سے لایا ہوں نہ، تو کیا فرق پڑتا ہے اس گھر میں ذبح ہوں یا میری بہن شمائلہ کے گھر میں، بس فیصلہ ہو گیا، صبح میں آفس نہیں جا رہا آفتاب کو بلاؤں گا۔"

"بہت شکریہ ابو جی کہ آپ نے اتنا اچھا فیصلہ کیا۔" صالحہ سے بات کرتے کرتے سرمد نے باپ کو مخاطب کیا تو وہ شفقت سے مسکرا دیئے اور کہا:

"بچے مجھے خوشی ہے کہ تم بھی "قربانی" کے مفہوم سے آگاہ ہو۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح حسبِ معمول اپنی پوری آب و تاب سے طلوع ہوئی تھی، فرق صرف یہ تھا کہ سرمد آفس کے لیئے تیار ہونے کی بجائے ابھی تک بیڈ پر محوِ استراحت تھا، جبکہ صالحہ دو بار جگا چکی تھی۔ ثمرہ کے اسکول میں بھی چھٹیاں ہو چکی تھیں سو وہ بھی باپ کے ساتھ خوابِ خرگوش میں گم تھی۔

اللہ اللہ کر کے گیارہ بجے اٹھ کر باپ بیٹی نے ناشتہ کیا اور سرمد نے ناشتے کے فوراً بعد آفتاب کو کال کر کے گھر آنے کے لیئے کہا تو آفتاب نے ایک گھنٹے میں پہنچنے کا کہہ کر فون بند کر دیا، صالحہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا، وہ بار بار اللہ کا شکر ادا کرتی جس نے اسے بہترین شریکِ سفر اور سسرال عطا کیا تھا وہ اپنا شمار دنیا کی خوش قسمت ترین عورتوں میں کر رہی تھی اور آفتاب کے سامنے رات سے اب تک کئی بار اس کا برملا اظہار بھی کر چکی تھی، جس سے تنگ آ کر سرمد نے کہا تھا۔

"یار صالحہ ایسا کرو ایک تسبیح لے لو اور اس کے دانوں پر اس کا ورد کرتی جاؤ۔" تو صالحہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور شوخی سے بولی۔ "کرنا تو مجھے ایسا ہی چاہیئے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

آفتاب کے آنے پر سب گھر والے مل کر بیٹھے اور تمام صورتحال اس کے سامنے رکھی تو آفتاب اتنی بہت سی محبتوں پر جیسے حیران رہ گیا، بے شک پچھلے سات اٹھ سالوں میں اسے صالحہ یا اس سے وابستہ رشتوں سے کبھی کوئی شکایت نہ ہوئی تھی ہمیشہ اپنائیت ہی ملی تھی لیکن اس درجہ محبت کا اندازہ اسے اب ہوا تھا۔

آفتاب نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"میں بہت خوش ہوں جو آپ جیسے بہترین رشتے میسر ہیں، لیکن میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں۔" تب سرمد کے والد نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا یاد رکھنا کہ صرف صالحہ ہی ہمارے گھر کی عزت نہیں ہے شائلہ بھی برابر کی حصے دار ہے، اور ماں باپ اپنی دو بیٹیوں میں کبھی فرق نہیں رکھ سکتے، تمہیں نہ صرف ایسا کرنا ہو گا، بلکہ ہمارا یہ مان بھی رکھنا ہو گا کہ ایک اچھا داماد ہونے کے ناطے ہماری عزت رکھو گے اور کبھی بھی شائلہ یا اپنے والد کو یہ سب نہیں بتاؤ گے، بالکل اسی طرح جیسے اپنی جاب کا نہیں بتایا تھا، اور ہمیں امیدِ واثق ہے کہ عید کے بعد جب اللہ تمہیں ایک بار پھر باپ کا عہدہ عطا کرے گا تو انشاءاللہ اس ننھے وجود کی برکت سے تمہیں بہترین جاب سے بھی ضرور نوازے گا، یہ اونچ نیچ، اتار چڑھاؤ زندگی کا حصہ ہوتے ہیں، اور ایسے ٹائم پر اگر اپنے ہی ایک دوسرے سے صرفِ نظر کر جائیں تو انسانیت تو سمجھو مفقود ہی ہو گئی، ہو سکتا ہے آنے والے دنوں میں کبھی سرمد کو کوئی ایسی ضرورت ان پڑے جب اسے کسی بھائی کی ضرورت محسوس ہو تو میری خواہش ہو گی وہ کسی اور کی طرف دیکھنے کی بجائے تم پر انحصار کرے۔ بس یہ دعا کرو اللہ پاک ہماری

تمہاری یہ قربانی قبول فرمائے۔"

"اب تم یہ بکرا شام میں آکر گھر لے جانا اور بتانا کہ سرمد کے ساتھ مویشی منڈی گئے تھے ایک بکرا سرمد لایا ایک تم۔اگر مصلحت کے لبادے میں بولا گیا ایسا جھوٹ جو کسی نقصان کی بجائے کسی کی خوشی کا باعث بن سکتا ہے تو اس مصلحت کو اپنانے میں کوئی حرج نہیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

عید کی صبح اپنے جلو میں بے شمار سچی خوشیاں سمیٹے ہوئے تھی، ایک طمانیت کا احساس تھا جو صالحہ کو اپنے رگ و پے میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔صالحہ کی انکھوں میں اپنے ماں باپ کے چہرے گھوم رہے تھے ، جن کی پاکیزہ اور حق حلال کی کمائی نے انہیں پروان چڑھایا تھا، ہمیشہ اچھائی کا سبق پڑھایا تھا۔سب کی خوشی و غم میں شامل ہونا سکھایا تھا، زندگی میں اونچ نیچ آئے تو گزارہ کرنا سکھایا تھا، اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا سکھایا تھا، اپنے بڑوں کا ادب احترام سکھایا تھا۔

والدین کی اچھی تربیت اور پاکیزہ زندگی کا انعام ہی تو تھا جو ان کے بعد بھی صالحہ اور شمائلہ کو اللہ نے بہترین قدر دان لوگ عطا کیئے تھے، کہ صالحہ نے اپنی دس گیارہ سالہ زندگی میں کبھی سرمد سے وابستہ رشتوں کو غیر اہم نہیں جانا تھا، ہمیشہ اپنے ماں باپ جیسا عزت و احترام دیا تھا، جانتی تھی صفیہ پھپھو بیوگی جیسے بڑے دکھ سے دوچار ہیں تو کبھی کوئی ایسی بات نہیں کرتی تھی جو ان کو ناگوار گذرے یا جس سے ان کو احساس ہو کہ وہ کسی اور کے در پر پڑی ہیں۔

ثمرہ کو بھی سب بڑوں کا احترام سکھایا تھا، اور آج یہ سب صالحہ اور شمائلہ کی خوشیوں میں بالکل سگے رشتوں کی طرح شامل تھے، کہ عید قرباں کا نام ہی قربانی سے وابستہ ہے، جب جب اپنے نفس کو مار کر اپنی خواہشات کی قربانی دے کر دوسروں کو خوشی دی جائے وہی پل "عید" بن جاتے ہیں۔اور قربانی کی اساس یہی ہے کہ اپنوں کے دکھ درد میں شریک ہوا جائے اور اپنوں کو اپنی ہر خوشی میں شریک کیا

جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

اس ناول پر آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔